أردو
٣

# منهج الفقه

## (المستوى الثالث)

# فقہ۔٣

اعداد: عبدالهادی عبدالخالق مدنی

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات في الأحساء

تحت إشراف وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد

شعبۂ اردو۔احساء اسلامک سینٹر

پوسٹ بکس نمبر: ٢٠٢٢۔ہفوف۔الاحساء۔٣١٩٨٢۔ٹیلیفون:٢٣٦۔٥٨٦٦٦٧٢

AL-AHSA ISLAMIC CENTER

P.O. BOX 2022, HOFUF, AL-AHSA, 31982

# کورس کا تفصیلی خاکہ


| اسباق[1] | مضامین | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | صلاۃ میں قصر اور جمع | |
| ۲ | صلاۃ استسقاء | |
| ۳ | صلاۃ کسوف | |
| ۴ | صلاۃ جنازہ | |
| ۵ | صلاۃ استخارہ | |
| ۶ | صلاۃ ضحیٰ | |
| ۷ | متفرق سنتیں | |
| ۸ | عبادت سے متعلق ایک اہم قاعدہ | |
| ۹ | زکاۃ کا حکم | |
| ۱۰ | زکاۃ واجب ہونے کی شرطیں | |
| ۱۱ | کن مالوں میں زکاۃ واجب ہے؟ | |
| ۱۲ | نصاب کی تعیین اور زکاۃ کی مقدار | |


[1] اس کتاب کے مضامین کی تقسیم بارہ دنوں پر کی گئی ہے۔ ہر دن پینتالیس منٹ درکار ہے۔ کیونکہ احساء اسلامک سینٹر ہفوف میں اسی طریقۂ کار کے مطابق تعلیم کا بندوبست ہے۔ مشقی کارگاہ میں اس کی تدریس کے لئے نو گھنٹے مطلوب ہیں۔ اس کتاب سے استفادہ کے خواہش مند افراد یا ادارے اپنے پاس مہیا وقت کے لحاظ سے موضوعات کی نئی تقسیم کر سکتے ہیں بشرطیکہ متعینہ علمی مشمولات اور تسلسل کی پابندی کریں۔

سبق(۱)

# صلاۃ میں قصر اور جمع

چار رکعتوں والی صلاتوں (ظہر وعصر وعشاء) کو دو رکعتیں پڑھنے کا نام قصر ہے، ایسا کرنا صرف سفر میں مشروع ہے۔ یاد رہے کہ مسافر کے لئے قصر پڑھنا پورا پڑھنے سے بہتر ہے۔

مندرجہ ذیل حالات میں ظہر وعصر کو ایک ساتھ اور مغرب وعشاء کو ایک ساتھ کسی ایک کے وقت میں جمع کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ سفر

۲۔ سخت بارش جس کی وجہ سے لوگوں کا مسجد تک جانا دشوار ہو۔

۳۔ ایسی بیماری جس میں اکٹھا نہ پڑھنے سے مریض کو سخت مشقت کا سامنا ہو۔

جمع کرنے کی حالت میں ایک اذان دی جائے گی اور ہر ایک صلاۃ کے لئے الگ الگ اقامت کہی جائے گی۔

سبق(۲)

# صلاۃ استسقاء

۱. جب زمین قحط کا شکار ہو اور بارش نہ ہو رہی ہو اس وقت بارش مانگنے کے لئے صلاۃ استسقاء مسنون ہے۔

۲. اس کا وقت اور کیفیت صلاۃ عید ہی کی طرح ہے۔ پہلے امام صلاۃ پڑھائے پھر منبر پر چڑھ کر ایک خطبہ دے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر بارش نازل ہونے کی دعا کرے پھر اپنی چادر پلٹے۔ قبلہ رخ ہو کر اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے اللہ تعالی سے بارش نازل ہونے کی دعا کرے، لوگ بھی ہاتھ اٹھانے، چادر پلٹنے اور دعا کرنے میں امام کی اقتدا کریں گے۔

۳. امام کے لئے صلاۃ سے پہلے خطبہ دے دینا جائز ہے۔

سبق (۳)

# صلاۃ کسوف

۱. کسوف سورج گرہن یا چاند گرہن کو کہتے ہیں خواہ گرہن مکمل ہو جس سے پورا سورج یا پورا چاند چھپ جائے یا ادھورا ہو کہ صرف کچھ حصہ چھپے۔ چاند گرہن چودھویں کے چاند ہی میں لگتا ہے اور سورج گرہن اس وقت لگتا ہے جب مہینہ کے آخر میں چاند چھپ جاتا ہے۔

۲. سورج اور چاند گرہن اللہ تعالی کی دو نشانیاں ہیں جن سے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں، گناہوں کو چھوڑیں اور اللہ کی طرف رجوع کریں، لہذا اللہ کے بندوں کو چاہئے کہ جب وہ سورج یا چاند گرہن دیکھیں تو صلاۃ میں لگ جائیں۔

۳. الصلاۃ جامعۃ کہہ کر گرہن کی صلاۃ کے لئے آواز دی جائے گی۔ اس کی کل دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں دو قیام، دو رکوع اور دو سجدے ہیں۔ جہری قراءت ہوگی، امام کو چاہئے کہ سورہ فاتحہ کے بعد کوئی لمبی سورت پڑھائے پھر لمبا رکوع کر کے سر اٹھائے اور سمع اللہ لمن حمدہ نیز ربنا ولک الحمد کہے پھر سورہ فاتحہ اور پہلے سے کم لمبی سورت پڑھے، پھر لمبا رکوع کرے لیکن پہلے سے کم لمبا کرے پھر رکوع سے اٹھے پھر دو لمبے لمبے سجدے کرے، پھر پہلی رکعت ہی کی طرح دوسری رکعت بھی پڑھے البتہ دوسری رکعت پہلے سے کم طویل ہونی چاہئے۔

۴. جس نے پہلا رکوع پالیا اس نے پوری رکعت پالی، جس نے پہلی رکعت کا دوسرا رکوع پایا تو اس نے پوری رکعت نہیں پائی۔

۵. صلاۃ مکمل ہونے کے بعد خطبہ دینا اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا امام کے لئے مسنون ہے۔

سبق (۴)

# صلاۃ جنازہ

صلاۃ جنازہ کی کیفیت مختصراًاس طرح ہے: مصلی قیام کی حالت میں چار تکبیریں کہے پھر سلام پھیر دے۔

پہلی تکبیر کہہ کر رفع یدین کرے پھر سورہ فاتحہ کی قراءت کرے پھر دوسری تکبیر کہہ کر نبی ﷺ پر صلاۃ بھیجے جیساکہ آخری تشہد میں کیاجاتاہے۔

پھر تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لئے رحمت ومغفرت کی دعا کرے اور اس کے لئے نہایت مخلصانہ دعا کرے، نبی ﷺ سے ماثور دعائیں پڑھنا افضل ہے۔آپ ﷺ سے ثابت دعاؤں میں سے ایک یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

(الٰہی! ہمارے زندہ ومردہ، موجود وغائب، ہمارے چھوٹے وبڑے، ہمارے مرد وعورت کو بخشش عطافرما،اے میرے مولی! ہم میں جس کو زندہ رکھ اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں جس کو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے، اے الٰہی! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور نہ ہی اس کے بعد ہمیں گمراہ کر۔)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلاً خَيْراً مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجاً خَيْراً مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

( اے الٰہی تو اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اور اسے درگذر کردے اور اس کا ٹھکانا اچھا بنا، اس کی قبر کو کشادہ کردے اور اس کی خطاؤں کو پانی، برف اور اولے سے دھل دے اور اسے غلطیوں سے ایسے ہی پاک وصاف کردے جیسے سفید کپڑا سے میل کچیل صاف کیا جاتا ہے، اور اس کو اس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطافرما اور اسے جنت میں داخل کر اور عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ رکھ۔

پھر چوتھی تکبیر کہہ کر اس دعا(اَللّٰهُمَّ لاتَحۡرِمۡنَا أَجۡرَهُ وَلا تَفۡتِنَّا بَعۡدَهُ ) [اے اللہ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈال] جیسی مختصر دعا کرے پھر اپنے دائیں جانب سلام پھیر دے۔

اگر میت بچہ ہو تو مصلی کو یہ دعا پڑھنی چاہئے:

اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهُ لَنَا سَلَفاً وَّفَرَطاً وَّذُخۡراً (بیہقی)

[اے اللہ ! اسے ہمارے لئے پیشرو، پہلے پہنچ کر مہمانی تیار کرنے والا اور ذخیرہ بنادے]۔

سبق(۵)

# صلاۃ استخارہ

جب بندۂ مومن کوئی کام کرنا چاہے جیسے سفر یا گھر کی خریدی، یا کوئی ملازمت، یا کسی تجارتی منصوبے میں شرکت، یا نکاح یا طلاق وغیرہ تو اس کے لئے مشروع یہ ہے کہ دو رکعتیں صلاۃ پڑھے پھر وہ دعا پڑھے جو نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو سکھائی ہے جیسا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم دیا کرتے تھے جس طرح انھیں قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے ہوں۔ استخارہ کی دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الأَمْرَ ] پھر اس کام کا نام لے [ خَيْرٌ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (یا کہے) فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ شَرٌّ لِّي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي (یا کہے) فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ

[اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ خیر کا سوال کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اپنے کام کا نام لے) میرے لئے میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کار (یا کہے کہ میرے جلدی اور دیر والے کام) میں بہتر ہے تو اسے میری قسمت میں کردے اور اسے میرے لئے آسان کردے پھر میرے لئے اس میں برکت فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کار (یا کہے کہ میرے جلدی اور دیر والے کام) میں برا ہے تو اسے مجھ سے ہٹادے اور مجھے اس سے ہٹادے اور میری قسمت میں بھلائی کر جہاں بھی ہو پھر مجھے اس پر راضی کردے] ۔(بخاری)

سبق(٦)

# صلاۃ الضحیٰ

صلاۃ ضحی دو رکعتیں یا اس سے زیادہ پڑھی جاسکتی ہے، ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرنا ہے، یہ ایک ایسی سنت ہے جس کی نبی ﷺ نے ترغیب دی ہے۔

اس کا وقت سورج نکلنے اور کچھ اوپر اٹھنے (تقریباً سورج نکلنے کے پندرہ منٹ بعد) سے شروع ہوتا ہے اور سورج ڈھلنے سے کچھ پہلے (تقریباً ظہر کا وقت شروع ہونے سے دس منٹ پہلے) تک رہتا ہے۔

سبق(۷)

# متفرق سنتیں

- جو شخص مسجد میں داخل ہو اسے دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہئے جیسا کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے اس کا حکم دیا ہے۔اہل علم نے ان دونوں رکعتوں کا نام تحیۃ المسجد رکھا ہے۔
- وضو کرنے والے کے لئے وضو کے بعد دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے۔
- اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھنا مسنون ہے۔

سبق(٨)

# عبادت سے متعلق ایک اہم قاعدہ

## قاعدہ:

((عبادات میں اصل ممانعت ہے یہاں تک کہ مشروعیت کی کوئی دلیل پائی جائے))۔

## قاعدہ کی دلیل:

اس قاعدہ کی دلیل رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث ہے: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (متفق علیہ) [جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود (ناقابل قبول) ہے]۔ دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ (مسلم) [جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہمارے اس دین میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے]۔

## قاعدہ کی تطبیق:

① ایک شخص نے جان بوجھ کر اجر وثواب کی نیت سے صلاۃ فجر میں ایک رکعت بڑھادی اور اسے تین یا چار رکعتیں کر دیا ظاہر ہے کہ یہ چیز ممنوع اور بدعت ہوگی۔

② ایک شخص نے زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ہر رکعت میں تین سجدے کر لئے تو یہ عمل بدعت قرار پائے گا اور اس کی صلاۃ باطل ہو جائے گی۔

سبق(۹)

# زکاۃ کا شرعی حکم

زکاۃ اسلام کا ایک اہم فریضہ ہے، شہادتین اور صلاۃ کے بعد اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ))، اس میں سے ایک زکاۃ کا ذکر فرمایا۔(متفق علیہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَأَقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا۟ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱرْكَعُوا۟ مَعَ ٱلرَّٰكِعِينَ ﴿٤٣﴾ ﴾ البقرۃ: ۴۳ (صلاۃ قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو) نیز ارشاد ہے: ﴿ وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَآ ءَاتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا۟ بِهِۦ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۗ ﴾ آل عمران: ۱۸۰ (جنھیں اللہ تعالی نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لئے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لئے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے)۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال سے نوازا اور اس نے اس کی زکاۃ نہیں دی تو قیامت کے دن اس کے مال کو ایسے گنجے سانپ میں تبدیل کردیا جائے گا جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے پھر سانپ کو اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا جو اس کے کان کے نیچے کے ابھرے ہوئے جبڑے کی ہڈی کو پکڑ لے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ (صحیح بخاری)

**مسئلہ برائے غور:**

زکاۃ کی فرضیت میں کیا حکمت ہے؟

سبق(۱۰)

# زکاۃ واجب ہونے کی شرطیں

زکاۃ واجب ہونے کی پانچ شرطیں ہیں:

1. **اسلام:** چنانچہ کافر پر زکاۃ واجب نہیں اور نہ ہی اس سے قبول کی جائے گی اور نہ ہی مسلمان ہونے کے بعد اسے قضا کرنا ہوگا۔
2. **آزادی:** چنانچہ غلام پر زکاۃ واجب نہیں کیونکہ وہ مالک نہیں، اس کے ہاتھ میں جو مال ہے اس کے آقا کا ہے۔
3. **نصاب کو پہنچنا:** یعنی مال ایک متعین مقدار کو پہنچ جائے (جس کی تفصیل آگے آرہی ہے)۔
4. **مکمل ملکیت:** یعنی مال پوری طرح ایک متعین شخص کی ملکیت میں ہو، ایسے مالوں میں زکاۃ واجب نہیں جو کسی متعین شخص کی ملکیت میں نہیں ہوتے مثلا وہ مال جو مسجد کی تعمیر کے لئے جمع کیا گیا ہے، یا وہ مال جو مصالح عامہ یا فقراء و مساکین کے لئے وقف ہے۔
5. **سال کا گذرنا:** یعنی مال پر ایک ہجری سال گذر جائے البتہ مندرجہ ذیل مالوں میں زکاۃ کی ادائیگی کے لئے یہ شرط نہیں:

1- زمین سے نکلنے والے اموال جیسے پھل اور غلہ جات اور معدنیات، ان کی زکاۃ ان کے پائے جاتے ہی ادا کی جائے گی۔

2- چرنے والے مویشیوں کے بچے، ان پر سال گذرنے کا اعتبار ان کی اصل کے تابع ہوگا۔

3- تجارت کا نفع، نفع پر سال گذرنے کا اعتبار اس کی اصل کے تابع ہوگا۔

**مسئلہ برائے غور:** ایک شخص میں زکاۃ واجب ہونے کی تمام شرطیں موجود ہیں البتہ وہ مقروض ہے، اس پر زکاۃ فرض ہے یا نہیں؟[2]

[2] فرض ہے۔

سبق(۱۱)

# کن مالوں میں زکاۃ واجب ہے ؟

مندرجہ ذیل مالوں میں زکاۃ واجب ہے:

۱- سونا، چاندی اور نقدی نوٹ (کرنسی).

۲- سامان تجارت.

۳- زمین سے نکلنے والے اموال جیسے پھل، میوے، معادن اور دفینے.

۴- چرنے والے مویشی یعنی اونٹ، گائے، بکری اور بھیڑ، جن کا سال کا بیشتر حصہ چرنے پر گذارہ ہوتا ہے۔

**مسئلہ برائے غور:**

وہ کون کون سے اموال ہیں جن میں زکاۃ واجب نہیں؟

سبق (۱۲)

# نصاب کی تعیین اور زکاۃ کی مقدار

| جن مالوں میں زکاۃ واجب ہے | نصاب | زکاۃ کی مقدار |
|---|---|---|
| سونا | 85 گرام | 2.5 % |
| چاندی | 595 گرام | 2.5 % |
| نقدی نوٹ | سونے یا چاندی کا نصاب | 2.5 % |
| سامان تجارت | سونے یا چاندی کا نصاب | 2.5 % |
| پھل اور غلہ جات | 612 کیلو گرام | 10% جس کی سینچائی میں خرچ نہیں ہوا<br>5% جس کی سینچائی میں خرچ ہوا |
| معدنیات | سونے یا چاندی کا نصاب | 2.5 % |
| چرنے والے مویشی<br>(اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری) | اس میں تفصیل ہے | |

# آیئے ہم اپنی معلومات کی جانچ کریں

١۔ کن حالات میں دو صلاتوں کو ایک ساتھ جمع کیا جاسکتا ہے؟

٢۔ صلاۃ استسقاء میں امام اور مقتدی کے لئے کیا کیا مشروع ہے؟

٣۔ وہ کون سی صلاۃ ہے جس میں ایک ہی رکعت میں دو قیام اور دو رکوع ہیں؟ اور ایسی صلاۃ کب پڑھی جائے گی؟

٤۔ صلاۃ جنازہ میں کتنی تکبیریں ہیں؟ جنازہ پڑھنے والا دوسری تکبیر کے بعد کیا پڑھے گا؟

٥۔ صلاۃ ضحی کا کیا وقت ہے؟

٦۔ صلاۃ استخارہ کب پڑھنا چاہئے؟

٧۔ تحیۃ المسجد کسے کہتے ہیں؟ اور اس کا کیا حکم ہے؟

٨۔ عبادات میں اصل کیا ہے؟

٩۔ زکاۃ واجب ہونے کی کیا دلیل ہے؟

١٠۔ زکاۃ واجب ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

١١۔ زکاۃ کن مالوں میں واجب ہے؟

١٢۔ سونے اور چاندی میں زکاۃ واجب ہونے کے لئے کیا نصاب متعین ہے؟

١٣۔ نقدی نوٹوں میں زکاۃ واجب ہونے کے لئے کیا نصاب متعین ہے؟